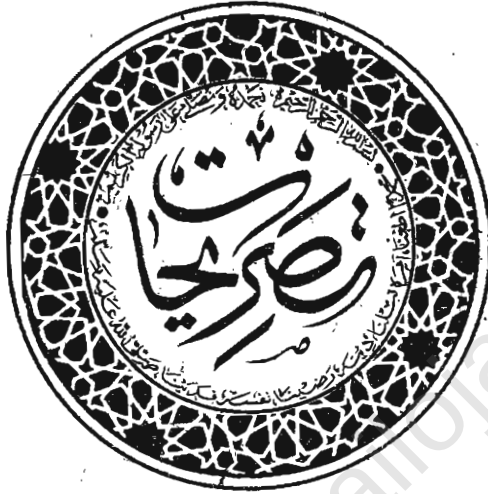




فران سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ملک بھر میں انتخابات کی آمد آمد ہے۔ جناب وزیر اعظم کے مختلف صوبوں کے دورے اور پارٹی کے کنونشن اسی بات کی علامت ہیں۔ اور اگر یہ بات درست ہے کہ انتخابات ہونے والے ہیں — اور ہمارے خیال میں درست ہے — تو پھر یہ بات انصاف کے منافی ہے کہ حکومتی پارٹی تو اپنی پارٹی اور اپنے اقتدار کے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر اپنے حق میں فضا کو ہموار کرے اور مخالفین کو اس قدر بھی اجازت نہ ہو کہ وہ پاکستان بھر کے کسی شہر اور قصبہ میں معمولی اجتماع ہی منعقد کر سکیں۔

پورے ملک میں دفعہ ۴۴ نافذ ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اگر کوئی میٹنگ ہوتی ہے یا کسی مقام پر کارکنوں سے جمعی خطاب کیا جاتا ہے تو اول تو بزور اسے درجہ برہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر اس کے باوصف وہ میٹنگ یا اجتماع ہو جائے تو ملک بھر کے کسی اخبار میں اس کی خبر تک شائع نہیں ہونے دی جاتی، ریڈیو اور ٹیلیوژن کا تو کوئی سوال ہی نہیں!

اور پھر اس پر مستزاد کہ حکمران طبقہ جب اور جس کو چاہتا ہے، پابند سلاسل بنا کر

ڈی۔ پی۔ آر کے کھڑے میں کھڑا کر دیتا ہے۔ ایسے عالم میں اگر انتخابات ہوں تو کوئی بھی انصاف پسند شخص ان کو انتخابات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کا نام انتخابات رکھا جاسکتا ہے۔

ہم اپنی معلومات کی بنا پر یہ سمجھتے ہیں کہ جناب وزیراعظم جو پارٹی کے چیئرمین بھی ہیں، انہوں نے بشمول آزاد کشمیر پورے ملک کا دورہ مکمل کر لیا ہے اور وہ اگست اور اکتوبر کے درمیان کسی بھی تاریخ کو انتخاب کا اعلان کرنے والے ہیں جبکہ ملک کی دوسری جماعتوں کو نہ صرف یہ کہ انتخابی تاریخ سے مکمل طور پر اندھیرے میں رکھا جا رہا ہے بلکہ ان کی راہ میں روکا دلوں کے پہاڑ کھڑے کئے جا رہے ہیں کہ کہیں وہ انتخاب کی بو سونگھ کر اس کے لئے سرگرم عمل نہ ہو جائیں۔ کسی بھی جمہوری ملک میں اپنے آپ کو جمہوریت پسند کہلانے والی حکومت کے لئے یہ بات قطعی زریعہ نہیں کہ وہ اپنے لئے تو ایک بات کو مکمل طور پر حلال اور جائز سمجھے اور دوسروں کے لئے مکمل طور پر ناجائز اور حرام!

اور پھر ہم یہ بھی نہیں سمجھ نہیں پاتے کہ اگر اسی قسم کی فضا میں انتخابات کرانے مقصود ہیں تو اس قسم کا ڈھونگ رچانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ پیپلز پارٹی جب تک چاہے حکومت کرے کوئی انہیں ٹوکے اور روکنے والا نہیں!